ماہرین صحت نے خبردار کیا ہے پاکستان کی 95 فیصد آبادی میں ایسے بیکٹیریا پائے جا سکتے ہیں جن کی وجہ ان میں جان بچانے والی اینٹی بائیوٹک کے خلاف مزاحمت پیدا ہوسکتی ہے ۔ اگر اس صورتحال پر قابو نہ پایا گیا تو ایمرجنسی صورتحال پیدا ہوجائے گی جس کے اثرات نظام صحت کے ساتھ ملک کی معیشت پر بھی پڑیں گے ۔ ان خیالات کا اظہار ماہرین نے آغا خان یونیورسٹی کے تحت بائیسویں سالانہ نیشنل ہیلتھ سائنسز ریسرچ سمپوزیم کی افتتاحی تقریب سے خطاب کے دوران کیا ۔

ماہرین میں سمپوزیم کی آرگنائزنگ کمیٹی کی چیئر اور آغا خان یونیورسٹی کے شعبہ مائیکروبائیولوجی کی پروفیسر رومینہ حسن ، انفیکشن کی روک تھام اور کنٹرول کے لئے عالمی ادارہ صحت ایمرو کی ریجنل کوآرڈینیٹر ماہا طلعت ، فلیمنگ فنڈ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ریجنل کوآرڈینیٹر اینتھونی ہس زر ، آغا خان یونیورسٹی کے صدر فیروز رسول ، ڈین عادل حیدر ، ڈین ڈیوڈ آرتھر اور آغا خان یونیورسٹی اسپتال کی نگران سی ای او شگفتہ حسن شامل تھے ۔ سمپوزیم کے مہمان خصوصی وزیر مملکت برائے صحت حکومت پاکستان ظفر مرزا تھے ۔ رواں سال تین روزہ سمپوزیم کا تھیم "اینٹی مائیکروبائیل ریزسٹینس ؛ این آپرچونیٹی ٹو ٹرانسفارم گلوبل ہیلتھ" ہے ۔

سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے ماہرین صحت نے کہا کہ اینٹی مائیکروبائیل ریزسٹینس (اے ایم آر) اس وقت ہوتا ہے جب مائیکروآرگینیزم جیسے بیکٹیریا ، فنگس ، وائرس اور پیرا سائیٹس کا سامنا اینٹی مائیکروبائیل ادویات سے ہوتا ہے اوروہ تبدیل ہوجاتے ہیں۔ انہیں بعض اوقات سپر بگس بھی کہا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ادویات غیرموثر ہو جاتی ہیں جبکہ انفیکشن جسم میں موجود رہتا ہے اور دوسروں میں منتقل ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے ۔

ماہرین نے بتایا کہ اقوام متحدہ کی ایک حالیہ رپورٹ نے متنبہ کیا ہے کہ اے ایم آر ایک سنگین خطرہ ہے جس سے صحت کا عالمی بحران پیدا ہوسکتا ہے جس کے نتیجے میں 2050 تک سالانہ ایک کروڑ افراد کی اموات ہوسکتی ہیں۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک ہے اور خدشہ ظاہر کیا جارہا ہےکہ 2050 تک یہ چوتھا بڑا ملک بن سکتا ہے۔

ماہرین نے خبردار کیا کہ اگر اے ایم آر کا بروقت حل نہ نکالا گیا تو یہ ایمرجنسی صورتحال پیدا کر دے گا جس کے اثرات نظام صحت کے ساتھ ملک کی معیشت پر بھی پڑیں گے ۔ سمپوزیم کی آرگنائزنگ کمیٹی کی چیئر اور آغا خان یونیورسٹی کے شعبہ مائیکروبائیولوجی کی پروفیسر رومینہ حسن نے کہا کہ اینٹی بائیوٹکس ، جدید ادویات کا سنگ بنیاد ہیں جن کی بدولت جدید علاج جیسے کارڈیک بائی پاس سرجری ، جوائنٹ ری پلیس منٹ ، بون میرو ٹرانسپلانٹ و دیگر ممکن ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ متعدی امراض کی پیچیدگیوں کو روکنا اینٹی بائیوٹک کے بغیر ممکن ہی نہیں تھا۔ اب ان ادویات کے خلاف جراثیم کی مزاحمت ہمیں اینٹی بائیوٹک سے پہلے والے دور میں واپس لے جارہی ہے جہاں جدید طبی ایجادات پر سمجھوتہ کرنا پڑ سکتا ہے ۔

ان کا کہنا تھا کہ یہ ادویات کاشتکاری کے جانوروں میں انفیکشن کو کنٹرول کرنے اور فصلوں کو بچانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور فوڈ سیکیورٹی یقینی رہتی ہے لیکن اب ان کے خلاف مزاحمت سے اس پیش رفت کو بھی خطرہ لاحق ہوگیا ہے ۔

اے ایم آر نے ملینیم ڈیولپمنٹ گولز کے حصول کو خطرات لاحق کردیئے ہیں اور سسٹین ایبل ڈیولپمنٹ گولز کا حصول مشکل کر دیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے 2015 میں 68 ویں ورلڈ ہیلتھ اسمبلی میں اے ایم آر سے نمٹنے کے لئے ایک عالمی ایکشن پلان تشکیل دیا جس کی تائید پاکستان سمیت تمام ممالک نے کی۔ سمپوزیم کے مہمان خصوصی وزیر مملکت برائے صحت حکومت پاکستان ظفر مرزا نے اے ایم آر کے لئے قومی ایکشن پلان پر عمل درآمد پر صوبوں ، سرکاری اور نجی کلیدی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کرنے کی اپنی حکومت کے عزم کا اظہار کیا۔

انفیکشن کی روک تھام اور کنٹرول کے لئے عالمی ادارہ صحت ایمرو کی ریجنل کوآرڈینیٹر ماہا طلعت نے کہا کہ ان ادویات کے غلط اور بے جا استعمال سے پوری دنیا میں مزاحمت کو ہوا مل رہی ہے اور مشرقی بحیرہ روم کا علاقہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں اس سے سالانہ سات لاکھ اموات ہوتی ہیں۔ ان کا مذید کہنا تھا کہ دنیا سے اس مزاحمت کے خاتمے کے لئے اے ایم آر کی نگرانی کا نفاذ ، اسپتالوں میں انفیکشن کی روک تھام اور کنٹرول سمیت جیسے اقدامات کرنا بہت ضروری ہے ۔

فلیمنگ فنڈ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ریجنل کوآرڈینیٹر اینتھونی ہس زر نے کہا کہ اگرچہ اے ایم آر ایک عالمی مسئلہ ہے لیکن اندازہ لگایا جارہا ہے کہ 2050 تک اس سے 89 فیصد اموات افریقا اور ایشیا میں ہوں گی ۔ اس سلسلے میں برطانوی حکومت نے فلیمنگ فنڈز کا اجراء کیا ہے تاکہ اے ایم آر کو سمجھنے اور اس کے خاتمے میں کردار ادا کیا جاسکے ۔ ان کا مذید کہنا تھا کہ اے ایم آر کے پھیلاؤ کو روکنے اور ایمرجنسی صورتحال سے نمٹنے کے لئے اس طرح مشترکہ عالمی اقدامات کی ضرورت ہے ۔

سمپوزیم سے آغا خان یونیورسٹی کے صدر فیروز رسول ، ڈین عادل حیدر ، ڈین ڈیوڈ آرتھر اور آغا خان یونیورسٹی اسپتال کی نگران سی ای او شگفتہ حسن نے بھی خطاب کیا اور اس اہم مسئلے کو اجاگر کرنے پر منتظمین اور شرکاء کو سراہا ۔

واضح رہے کہ نیشنل ہیلتھ سائنسز ریسرچ سمپوزیم آغا خان یونیورسٹی کا فلیگ شپ ایونٹ ہے جو پاکستان اور خطے کے صحت اور سائنس سے متعلق موضوعات پر توجہ مرکوز رکھتا ہے ۔ سمپوزیم کے دوسرے روز جانوروں میں اے ایم آر ، اس کی نگرانی کے نظام ، فوڈ سیکیورٹی ، پاکستان میں اینٹی بائیوٹک ادویات کے معیار کو کنٹرول کرنے سمیت دیگر کئی سیشنز منعقد ہوں گے ۔